Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

# غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات

آج کے جدید بد مذہبوں نے عوام اہل سنت کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے کچھ کتابیں فقہ حنفی کے خلاف شائع کی ہیں کچھ میرے پاس دیارِ غیر UK میں موجود ہیں اور کچھ پاکستان میں عام مل جاتی ہیں۔ ویسے بھی آج کل پاکستان میں عوام اہل سنت اور عاشقان رسول پر سخت آزمائش کا وقت ہے۔ لبرم اور سیکولرزم کا دور دورہ ہے۔ عوام اہل سنت اپنے خیر خواہ علماء اہل سنت سے دور دنیاوی گہما گہمی اور دیگر مصروفیات میں مشغول ہیں۔ شیطان اور اس کے چیلے ایسے وقت کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں اور زمانہ ماضی کی طرح جدید وہابیہ نے یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

عوام جو پہلے ہی قرآن وسنت سے دور مغربی تہذیب کے نشے میں مخمور زندگی بسر کرنے پر فخر کرنے لگے تو گرتی دیوار کو ایک دھکا اور کے مصداق عوام کے انتشارِ ذہنی پر مزید تیل چھڑکنے کی مذموم کوشش کی۔

چند کتابیں تصنیف کر کے قرآن وسنت کے نچوڑ فقہ حنفی کو داغ دار بنانے کی شیطانی حرکت کی۔ جس میں ہدایہ شریف پر بالخصوص اور فقہ حنفی پر بالعموم تنقید کرتے ہوئے اپنی خیانت باطنی وسفاہت ظاہری کو واضح کیا ہے۔ فقہ حنفی کے چند مسائل کو اپنے زعم فاسد میں سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف قرار دیتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ چودہ سو سال کے مسلمان جس دین پر فخر کرتے نہ تھکتے تھے وہ صراط مستقیم پر نہ تھے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف زندگیاں ضائع کر گئے۔ ان کتب میں سے چند یہ ہیں ''گندے مسائل، کیا فقہ حنفی قرآن وسنت کا نچوڑ ہے؟ اور احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف، طریق محمدی وغیرھا '' سرفہرست ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔

"خَصْلَتَانِ لاَ تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلاَ فِقْهٌ فِي الدِّينِ "

دو خصلتیں (صفتیں) منافق میں جمع نہیں ہوتیں حسن اخلاق اور دین کی فقاہت یعنی سمجھ داری۔

**(جامع الترمذی باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة حدیث نمبر ۲۶۴۸)**

رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق فقاہت فی الدین اور حسن اخلاق، دونوں منافق میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اس حقیقت کا انکشاف ان کی کتب کی قرأت سے ہوا۔ ان کتب کے مصنفین کے اخلاق کا یہ عالم ہے کہ احناف کے حق میں اچھا خاصہ زہر اگلا ہے اور جی بھر کر بُرا بھلا کہا۔ اور رہی بات فقاہت فی الدین (دین کے بارے میں سمجھ داری) کی تو خیر سے ہدایہ کے مسائل کو بھی صحیح طرح سمجھ پائے۔ اور اگر کسی مسئلہ کو سمجھے تو دلیل سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان کی عقل نے اگر دلیل تک رسائی کر ہی لی تو اس دلیل کا علمی جواب نہ دے سکے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ احناف کے جواب میں قرآن کی نصوص اور احادیث صحیحہ پیش کی جاتیں۔

اور جہل مرکب کا ثبوت دیتے ہوئے بعض مسائل تو ایسے لکھ دیئے جن پر حنفی مذہب کا فتویٰ نہیں بلکہ احناف کی کتب میں ان کے خلاف پر فتوی دیا گیا ہے۔

ایسا اس لیے کیا گیا کہ ان کا ایک ہی مقصد صرف عوام کو مغالطہ میں ڈالنا ہے اور ان کو دین بیزار اور دور کرنا۔ احناف کا رسول اللہ سے اختلاف کے مصنف نے تو صحیح خیانت عظمی کا ثبوت دیتے ہوئے کچھ احادیث احناف کے خلاف استعمال کیں مگر گھٹی میں پی ہوئی شیطانیت ہاتھ سے نہ گئی کہ جس کتاب سے سنی حنفی مسلمانوں کے خلاف حدیث لی مگر اسی کتاب کے اندر اور اسی باب اور اسی حدیث کے آگے پیچھے موجود وہ احادیث صحیحہ چھوڑ دیں جن میں مذہب احناف کی حقانیت اظہر من الشّمس تھی اور ملت حنیفہ کا ثبوت چمک رہا تھا۔ اب میں ان کے اعتراضات لکھ کر جوابات لکھتا ہوں۔ میں نے اپنی کتاب ضیاء الروایہ میں ان کے تمام اعتراضوں کے جواب دینے کی نیت کی ہے مگر میں ان تمام کو فقہی ابواب کے اعتبار سے پیش کروں گا۔ اپنی کتاب کی اس جلد میں کتاب الطہارت اور

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

کچھ کتاب الصلوٰۃ کے بارے میں ان کے اعتراضات کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

## اعتراضوں کے جوابات

**اعتراض**: امام انبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں فرق کیا ہے۔ کہ حدیث میں آیا ہے کہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا ہی کافی ہے۔ مگر فقہ حنفی رسول اللہ ﷺ کے اس بیان کردہ فرق کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں چنانچہ امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ چھوٹے بچے اور بچی کے پیشاب کی نجاست میں فرق نہیں کیا جائے گا بلکہ دونوں کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ (ایسا کیوں؟)

(احناف کا رسول اللہ سے اختلاف ص ۲۶۱)

**جواب**: سب سے پہلے ہم وہ احادیث دیکھتے ہیں جو بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کے بارے میں آئیں۔

﴿1﴾حدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قال قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ." ابوسمح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچی کا پیشاب دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا۔ (سنن نسائی باب بول الجاریہ حدیث نمبر 305)

نسائی شریف کی اس حدیث کو مصنف نے لکھا مگر خیانت میں اپنے اسلاف کی تقلید کرتے ہوئے اس حدیث سے پچھلی حدیث کو ذکر نہ کیا جو احناف کے موقف کو ثابت کرتی ہے اور جس میں بچے کے پیشاب کو دھونے کا ذکر ہے۔ وہ ہم آگے پیش کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث جس میں رش کے الفاظ آئے ہیں درج ذیل ہے۔

﴿2﴾: عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ "دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ ."

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، وہ ابھی تک کھانا نہیں کھاتا تھا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اسے اس پر چھڑک لیا۔

(سنن ترمذی باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل أن يطعم حديث نمبر ۷۱/ سنن ابن ماجه كتاب الطهارة حديث نمبر 524)

## وہ احادیث جن میں نضح کا لفظ آیا جس کا معنی پانی بہانا ہے

﴿3﴾: عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ "أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ." حضرت ام قیس بنت محصن نامی ایک خاتون سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئیں۔ جو کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر کپڑے پر بہا دیا اور دھویا نہیں یعنی دھونے میں مبالغہ نہ کیا۔ (الصحیح البخاری کتا ب الوضوء باب بول الصبیان حدیث نمبر 223/سنن ابو داؤد کتاب الطهاره حدیث نمبر ۵۲۴)

یہی حدیث امام ابوداؤد میں لے کر آئے اور اس میں فَنَضَحَہ کے الفاظ ہیں اس کا معنی پانی بہانا ہے یہ ہم آگے ثابت کریں گے۔

﴿4﴾عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ فِي الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ . حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے گا، اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے گا اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور قتادہ فرماتے ہیں کہ بچہ جب تک وہ کھانا نہ کھانے لگے تو پیشاب پر پانی بہایا جائے گا۔(مسند ابویعلی باب مسندعلی بن ابی طالب ج ۱ ص ۱۵۴)

﴿5﴾عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ ":يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ ." حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے گا، اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے گا جب تک وہ کھانا نہ کھانے لگے۔

(سنن ابی داو دباب بول الصبی یصیب الثوب حدیث نمبر ۳۷۷ /سنن الترمذی کتاب الصلاۃ حدیث نمبر 610/ سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ حدیث نمبر525 )

اس میں بھی یُنْضَحُ کا ذکر ہے اس کا معنی بھی پانی بہانا ہے جس ہم آگے بیان کریں گے۔

## بچے کے پیشاب کو دھونے کا ثبوت

وہ احادیث جن میں بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا نہیں بلکہ پانی بہانے کا ذکر ہے اور یہ پانی بہانا ہی دھونا کہلاتا ہے کیونکہ پانی بہانے سے نجاست اس کے ساتھ بہہ جاتی ہے۔

﴿6﴾عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ، وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ ." حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ اپنی والدہ خیرہ جو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیتی تھیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا اور جب کھانا کھانے لگتا تو اسے دھوتیں، اور لڑکی کے پیشاب کو (دونوں صورتوں میں ) دھوتی تھیں۔(سنن ابی داو دباب بول الصبی یصیب الثوب حدیث نمبر ۳۷۹)

﴿7﴾عَنْ عَائِشَةَ قالت":أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ ." حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا، تو اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا، تو آپ نے پانی منگایا، اور اسے اس پر بہا دیا۔(سنن نسائی باب بول الصبی الذی لم یأکل الطعام 304/ صحیح البخاری/الوضوء 222 )

یہ وہ حدیث ہے جس کو مصنف چھوڑ گئے تھے۔لیکن حق واضح ہوئے بغیر نہیں رہتا۔اس میں بچے کے پیشاب پر پانی بہانے کا ذکر ہے اور احناف (حنفی سنیوں) کے نزدیک پانی بہانا ہی دھونا ہے کیونکہ اس سے نجاست زائل ہو جاتی ہے۔

﴿8﴾عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً فَبَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ صُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا . حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا کہ آپ ﷺ ان کے لیے دعا کریں تو ایک مرتبہ ایک بچہ نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر خوب پانی بہاو۔عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب کسی بچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینے پر پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایافقال دَعُوهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ . اسے چھوڑ و پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہایا۔(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۴۶ رقم الحدیث 24238)

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

## وہ صریح احادیث جن میں مطلقا پیشاب کی ممانعت:

ابھی جواحادیث پیش کی جائیں گی ان میں پیشاب سے مطلقا بچنے کا ذکر ہے وہ پیشاب کسی کا بھی ہو چھوٹے بچے کا ہو یا بچی کا ان میں کسی کی کوئی قید نہیں ہے ۔

﴿9﴾عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ "زیادہ تر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔(المستدرک علی الصحیحین ج ۱ ص ۲۹۳ نمبر ۶۵۳)

امام حاکم اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . یہ حدیث شیخین کی شرط پر بالکل صحیح ہے اس میں کوئی کمزوری نہیں مگر شیخین نے اس کی تخریج نہ فرمائی ۔

﴿10﴾عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ، فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ "نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب سے بچو کہ عام عذاب قبر اسی کی وجہ ہوتا ہے (دارقطنی، باب نجاسته البول و الا مر بالتنزه منه، ج ۱، نمبر ۴۵۸) اس میں مطلقا پیشاب سے بچنا فرمایا گیا ہے یہ تفصیل نہیں کی گوشت کھائے جانے والے جانور کے پیشاب سے بچنا ضروری نہیں اور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا صرف ان کے پیشاب سے بچو۔

﴿11﴾عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ " :إِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوا مِنْهُ "

(المستدرک للحاکم ج ۱ نمبر ۲۹۳/رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مُعْجَمِهِ و الدارقطنی ثم البیهقی فی سننهما )

اس حدیث میں جو ابو یحیٰ راوی آئے ہیں ان کو کئی آیمہ نے ثقہ فرمایا جیسا کہ قَالَ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ ثِقَةٌ. امام دارمی فرماتے ہیں کہ یحیٰ بن معین فرماتے ہیں کہ ابو یحیٰ ثقہ راوی ہے۔

**تشریح**: بچے کے پیشاب کو دھونے کے بارے میں آنے والی احادیث میں کئی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ۔

(1) نضح (2) رش (3) اتباع الماء (4) صب اور مسلم شریف کی روایت میں (5) لم یغسلہ غسلا کے الفاظ بھی آئے ہیں ۔

لفظ نضح دو معانی میں استعمال ہوتا ہے ایک رش یعنی پانی چھڑکنا اور دوسرا صب یعنی پانی بہانا۔ان احادیث میں لفظ نضح کا معنی پانی بہانا ہے نہ کہ پانی چھڑکنا کیونکہ اہل عرب یہ لفظ بول کر صب (پانی بہانا) مراد لیتے ہیں ۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَدِينَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا. میں ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے کناروں کو سمندر تر کرتا ہے۔یعنی کناروں پر پانی بہاتا ہے۔(شرح معانی الآ ثار ج ا ص ۹۲)

اور یہاں اس کا ترجمہ چھڑکنا نہیں کیا جاسکتا کیونکہ کوئی سمندر بھی پانی چھڑکتا نہیں بلکہ بہاتا ہے۔

(۲): مذی جو پیشاب کے حکم میں ہوتی ہے جس کو بالاتفاق دھونا ضروری ہے اس کے لیے ایک حدیث مبارکہ میں نضح استعمال ہوا ہے اور وہاں یہ صبّ کے معنی میں ہے۔بہانا احناف کے نزدیک دھونا ہی ہے۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا. يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ . "قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ. تو ایک چلو پانی لے اور اسے کپڑے پر جہاں مذی کو دیکھے کہ وہ لگی ہے بہالے یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ان کے نزدیک یہاں دھونا ہی ضروری ہے۔

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

(سنن ترمذی باب ما جاء فی المذی یصیب الثوب حدیث نمبر ۱۱۵ /سنن ابی داود کتاب الطھارۃ حدیث نمبر ۲۱۰، سنن /ابن ماجه کتاب الطھارۃ حدیث نمبر ۵۰۶)

رش بھی دو معانی کا احتمال رکھتا ہے ایک چھڑکنا اور دوسرا دھونا۔

**دلیل**:عَنْ أَسْمَاء بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ ."حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے بارے میں پوچھا جس میں حیض کا خون لگ جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اسے کھرچ دو، پھر اسے پانی سے مل دو، پھر اس اسے پانی سے دھوؤ اور اس میں نماز پڑھو۔

(سنن ترمذی بابما جاء فی غسل دم الحیض من الثوب حدیث نمبر ۱۳۸ /الصحیح البخاری کتاب الوضوء حدیث نمبر ۲۲۷)

سب کے نزدیک یہاں خونِ حیض کو دھویا جائے گا مگر یہاں اس کے لیے رشّ کا لفظ استعمال ہوا۔

اور جو دیگر الفاظ احادیث مبارکہ میں آئے مثلاصب الماء اور اتباع الماء ان کا مطلب واضح ومحکم ہے اور وہ پانی بہانا ہے۔احناف کے نزدیک بہانا ہی دھونا ہے۔

تو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے اپنے موقف کی بنیاد واضح اور محکم الفاظ پر رکھی جس میں کوئی شک وشبہ نہ تھا۔نضح اور رش کی تاویل صبّ کے ساتھ فرما کر اس سے بھی دھونا مراد لیا تاکہ آثار کے درمیان تطبیق دی جاسکے اور احادیث کے اندر باہم تضاد کو ختم کیا جاسکے۔اور سب حتی کہ فی زمانہ وھابیہ بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ احتیاط یہی ہے کہ بچے کے پیشاب کو بھی دھویا جائے۔اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عبادات میں بہت محتاط مزاج کے مالک ہیں،اس لیے آپ نے بچہ اور بچی کے پیشاب میں کسی فرق کو نہ کیا اور دونوں کو دھونے کا فتوی ارشاد فرمایا۔

اور یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس کے بارے میں روایات مختلف ہوں تو تطبیق یا ترجیح کے اصول پر عمل کرتے ہوئے۔ان روایات میں تطبیق دی جاتی ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو یا کسی ایک روایت کو راجح قرار دے کر اس پر عمل کیا جاتا ہے۔اور یہ سب کا مسلمہ اصول ہے۔جیسا کہ تدریب الراوی اور شرح نخبہ میں ہے کہ أَنْ يَأْتِيَ حَدِيثَانِ مُتَضَادَّانِ فِي الْمَعْنَى ظَاهِراً فَيُوَفَّقُ بَيْنَهُمَا أَوْ يُرَجِّحُ أَحَدهمَا.(تدریب الراوی شرح تقریب للامام جلال الدین سیوطی النوع السادس و الثلاثون ص ۱۸۵)

هو أن يأتی حدیث مضاد لآخر فی الظاهر فیوفّق بینهما (تحقیقُ الرغبةِ فی توضیح النخبة ص ۶۰)

یعنی دو حدیثیں ظاہری معنی میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں تو ان کے درمیان تطبیق دی جاتی ہے یا ان میں سے ایک کو ترجیح دے کر اس پر عمل کیا جاتا ہے۔دودھ پیتے بچے اور بچی کے پیشاب کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ وہ نجس ہے۔

احناف نے یہی تطبیق بین الروایات کا اصول اپناتے ہوئے کہا کہ بچے کے پیشاب کو دھونے اور اس پر پانی چھڑکنے کی دونوں روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔بچے کے پیشاب کو دھونے اور مطلق پیشاب سے بچنے کی روایات صریح اور عام ہیں اور سندا بھی مضبوط ہیں اور ہر طرح کے احتمال اور ادراج سے بھی مبرا و پاک لہذا ان پر عمل کرتے ہوئے جن روایات میں رش اور نضح کے الفاظ آئے ہیں ان کو پانی بہانے کے معنی میں لیں گے کیونکہ ان کا ایک معنی بہانا بھی ہے جو کہ سب کو مسلم ہے۔اس طرح تمام احادیث قابل عمل ہوگئیں اور سب پر عمل ہوگیا۔جیسا کہ التمہید میں ہے کہ۔قال أبو عمر النضح فی

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

هذا الموضع صب الماء من غیر عرک اس مقام میں نضح کا معنی بہانا بغیر ملنے کریں گے۔(التمهيد لما في الموطا الحديث العاشر ص۱۰۸)

## علامہ ابن حجر صاحب فتح الباری شرح صحیح بخاری کی تشریح

آیئے اب یہ سب کچھ علامہ ابن حجر صاحب فتح الباری سن لیتے ہیں جن کی وہابیہ چھپ چھپ کر تقلید کرتے اور ان کی بحثوں کو چرا کر اپنے من گھڑت مذہب کی بنیاد مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لا تخالف بين الروايتين أي بين نضح ورش لأن المراد به أن الابتداء كان بالرش وهو تنقيط الماء وانتهى إلى النضح وهو صب الماء ويؤيده رواية مسلم في حديث عائشة من طريق جرير عن هشام فدعا بماء فصبه عليه ولأبي عوانة فصبه على البول يتبعه إياه. آپ فرماتے ہیں کہ جن روایات میں رش کے الفاظ آئے ہیں وہ ان کے خلاف نہیں جن میں نضح کے الفاظ ذکر ہوئے کیونکہ ابتدا رش سے ہی ہوتی ہے یعنی پانی پہلے چھڑکا جاتا ہے اور انتہاء نضح پر ہوتی ہے۔اور نضح کا مطلب پانی کو بہانا ہے امام مسلم کی روایت بھی اس کی تائید کرتی ہے۔کہ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہایا اور ایسا ہی ابوعوانہ کی روایت میں آیا۔

(فتح الباری باب بول الصبيان ج ا ص۳۲۷)

اور امام خطابی فرماتے ہیں کہ قُلتُ النضح في هذا الموضِعِ الغَسل میں کہتا ہوں کہ اس جگہ نضح سے مراد دھونا ہے۔( معالم السنن جلد ا ص ۲۲۳)

## اب کچھ اشکالات کے جوابات

**اشکال**: جب بچہ اور بچی دونوں کے پیشاب کو دھویا ہی جائے گا تو احادیث میں ان کے الگ الگ الفاظ کیوں استعمال ہوئے اور دونوں کے بارے میں یغسل (دھویا جائے) کیوں نہ آیا؟

**جواب**: اس کے فقہاء نے دو جواب دیے ہیں۔

(1) بچی کے پیشاب میں بدبو زیادہ ہوتی ہے اس لیے اس کو مبالغہ کے ساتھ دھونا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو دھونے کے بعد بھی بدبو باقی رہ جائے گی۔اس لیے اس کے لیے یغسل کا صیغہ استعمال ہوا جب کہ بچے کے پیشاب میں عفونت کی کمی کی وجہ سے بدبو زیادہ نہیں ہوتی اس لیے اسے تھوڑا دھونے سے ہی اس کی بو زائل ہو جائے گی۔اس وجہ سے اس کے لیے صبّ (پانی بہانا) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(2) لڑکے کے پیشاب کا مخرج تنگ ہوتا ہے اس وجہ سے وہ اس کا پیشاب ایک جگہ پر گرتا ہے تو اس پر اگر خالی پانی بہا دیا جائے تو کپڑا دھل جائے گا اور جبکہ لڑکی کے پیشاب کا مخرج کشادہ ہوتا ہے اور اس کا پیشاب کپڑے کی مختلف جگہوں پر گرتا ہے جس کی وجہ بعض اوقات سارے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا ہے اور سارے کو دھونا پڑتا ہے۔اس وجہ احادیث میں ان کے لیے الگ الگ الفاظ استعمال ہوئے۔

**اشکال**: بعض روایات میں بچے کے پیشاب کے بارے میں لم یغسله (اسے دھویا نہ جائے گا) کے الفاظ آئے ہیں جیسا کہ بخاری کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے۔

**جواب**: بخاری شریف میں جو لَمۡ يَغۡسِلۡهُ کے الفاظ آئے ہیں ان کے بارے میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قوله ولم يغسله ادعى الأصيلي أن هذه الجملة من كلام بن شهاب راوي الحديث وأن المرفوع انتهى عند قوله فنضحه قال

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

وكذلك روى معمر عن بن شهاب وكذا أخرجه بن أبى شيبة قال فرشه لم يزد على ذلك انتهى. وقد أخرجه عبد الرزاق عنه بنحو سياق مالك لكنه لم يقل ولم يغسله: امام اصیلی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کا لم یغسلہ کہنا حدیث کے الفاظ نہیں بلکہ ابن شہاب راوی حدیث کے الفاظ ہیں حدیث مرفوع صرف فنضحه تک ہے اور ایسے ہی معمر نے ابن شہاب سے روایت کی اور ابن ابی شیبہ نے فرشه تک حدیث مبارکہ کو لکھا اس پر زائد کوئی لفظ نہیں کیا اور دلیل یہ دی کہ مصنف عبدالرزاق میں یہی روایت امام مالک ہی سے ہے اور اس میں لَمْ یَغْسِلْهُ کے الفاظ نہیں ہیں۔(فتح الباری باب بول الصبيان ج ١ ص ٣٢٧)

اگر یہ الفاظ روایت کے بھی ہوں تو امام مالک اس روایت کے راوی ہیں اور قاعدہ ہے کہ راوی اپنی مروی روایت کے خلاف نہیں کرتا ورنہ اس کی عدالت ساقط ہوجائے گی۔ جبکہ امام مالک بچے کے پیشاب کے دھونے کے قائل ہیں تو انہوں نے لَمْ یَغْسِلْهُ کو دھونے میں مبالغہ کی نفی پر محمول کیا ہے۔ یعنی دھونے میں مبالغہ نہیں کیا جائے گا۔ اور راوی روایت کا معنی دوسروں کی بہ نسبت زیادہ جانتا ہے۔ اس لئے مطلق دھونے کی نفی نہیں بلکہ مبالغہ کے ساتھ دھونے کی نفی ثابت ہوتی ہے جس کے احناف بھی قائل ہیں۔

اس پر ہمارے پاس مسلم شریف کی روایت دلیل ہے۔ جس میں لَمْ یَغْسِلْهُ غَسْلاً کے الفاظ موجود ہیں۔ نحو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ مفعول مطلق تاکید کے لئے آتا ہے جو مبالغہ کا معنی دیتی ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب فعل موکد ہو اور اس پر نفی داخل ہو تو نفی فعل کی نہیں بلکہ تاکید کی ہوتی ہے۔ یعنی یہاں پر نفی دھونے کی نہیں بلکہ تاکید کی نفی مراد ہے یعنی مبالغہ کے ساتھ نہیں دھویا جائے۔

یزدانی صاحب آپ نے تو اپنی کتاب احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف میں بیہودہ اشعار کی بھرمار کردی میں اس بات کو سمجھتا ہوں کہ کتاب کو مرتب کرنے کے لیے کسی حد تک صفحات کی تعداد مقصود ہوتی ہے اور آپ نے بعض اوقات تو اپنے زعم باطل کے ثبوت میں وزن و بحر بھی توڑ ڈالی۔ حضرت اگر میں چاہتا تو تیری مدح بمعنی ذم میں یہاں بہت سے اشعار لکھتا کہ میں عالم بحر بھی ہوں اور اللہ عزوجل کے کرم سے علم عروض بھی جانتا ہوں لیکن میں اپنے قلم کو صرف اپنے آقا و مولی کی نعت میں ہی استعمال کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

**مصنف کی بددیانتی** : مصنف یزدانی صاحب نے بددیانتی سے اپنا دامن آلودہ کرتے ہوئے نسائی شریف کی روایت نمبر 305 پیش کی مگر اسی روایت سے پچھلی حدیثِ صریح نمبر 304 ان کو نظر نہ آئی جو احناف کے موقف کو ثابت کرتی تھی اور جس میں بچے کے پیشاب پر پانی بہانے کا ذکر ہے۔ اور ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ نجاست کو بہانا ہی ہمارے نزدیک نجاست کو دھونا ہے۔ اگر یہ حدیث اسی کتاب میں آگے کسی جگہ ہوتی تو ہم حسن ظن کرتے ہوئے اس کو اس بات پر محمول کرتے کہ شاید مصنف کو یہ حدیث نظر نہ آئی ہو۔ مگر افسوس کے اسی حدیث کے پیچھے یہ حدیث موجود ہے۔ اس کے باوجود بھی اس صریح حدیث مبارکہ سے احتراز کرنا کتنی بڑی بددیانتی ہے۔ اور پھر بعض کو چھوڑنا اور بعض پر عمل کرنا نہ ہوا۔

## غیر مقلدوں کی عجیب ٹیڑھی سوچ:

یہاں پر بچے کا پیشاب پاک ظاہر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے مگر رسول اللہ ﷺ کے پاک و طاہر پیشاب کے بارے میں ان نظریہ پڑھیئے اور استغفار کیجئے۔ غیر مقلدین کے امام حافظ عبداللہ محدث روپڑی علیہ ماعلیہ صاحب سے سوال ہوا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا پیشاب پاک ہے۔ کیونکہ ایک عورت نے آپ ﷺ کا پیشاب پیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس دن کے بعد تجھے کبھی پیٹ درد نہیں ہوگا۔

اس سوال کے جواب میں محدث عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس روایت سے آپ ﷺ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پیا گیا ہے۔ رہا آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہوگا۔ یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ (فتاوی اہلحدیث جلد

Generated by Foxit PDF Creator © Foxit Software
http://www.foxitsoftware.com For evaluation only.

اول ص ۲۵۰۔۲۵۱)

## غیرمقلدین سے میرے چند سوالات :

**سوال**(1): اگر آپ لوگ یعنی غیر مقلدین احناف کی دی ہوئی تطبیق بین الا حادیث اور دیئے گئے ان جوابات کا انکار کریں اور یہ تسلیم نہ کریں تو آپ لوگوں سے میری عرض یہ ہے کہ وہ اوپر پیش کی گئی تمام احادیث میں مطابقت کی صورتوں کو پیش کرو اور تمام احادیث میں یوں تطبیق دے کر دکھاؤ کہ سب پر عمل ممکن ہو سکے جیسے کہ احناف نے اپنے اس فریضے کو ادا کیا ہے اور سب میں تطبیق دے کر ان سب احادیث پر عمل کر کے دکھایا ہے۔

**سوال**(1): آپ کے نزدیک بچے کا پیشاب نجس ہے یا نہیں؟ اگر نجس نہیں پھر تو مسئلہ ہی حل ہو گیا کیونکہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ .

**سوال**(2): اگر نجس نہیں تو اس پر پانی چھڑکنے کا پھر کیا مطلب ہوا؟ کیونکہ پاک چیز تو پاک ہی ہے اس پر پانی چھڑکنے کی بھی حاجت نہیں۔

**سوال**(3): اگر بچے کا پیشاب تمہارے نزدیک نجس ہے تو کس عمر تک بچہ کے پیشاب کو نہیں دھویا جائے گا بلکہ اس پر صرف پانی چھڑکا جائے گا؟

**سوال**( 4): کتنا کھانا کھانے لگے تو اس کا پیشاب دھویا جائے گا۔ مثلاً دو یا تین ماہ کا بچہ اگر سیریل وغیرہ کھانے لگے اور اپنی ماں کا دودھ بھی پیتا ہو تو کیا اس کا پیشاب دھویا جائے گا یا نہیں۔ پھر وہ بچے جو سیریل کھاتے ہیں وہ بھی مختلف ہیں کچھ تو ایک یا دو چمچ کھاتے ہیں اور دودھ زیادہ پیتے ہیں اور کچھ سیریل زیادہ کھاتے ہیں اور دودھ کم پیتے ہیں۔ تو پھر ان دونوں میں سے کس کا پیشاب دھویا جائے اور کس کا نہیں؟

**سوال**(5): یہ بھی بتایا جائے کہ بچہ غذاؤں میں سے کونسی غذا کھائے تو اس کا پیشاب دھویا جائے گا؟ اگر تم کہتے ہو کہ دودھ کے علاوہ جو بھی کھائے تو اس کا پیشاب نجس اور اس کو دھویا جائے گا پھر میرا سوال یہ ہے کہ شہد یا کھجور تو بچے کو پہلے دن ہی گھٹی کے طور پر کھلا دی جاتی ہے تو اب اس بچے کے پیشاب کے بارے میں تمہارا فیصلہ کیا ہوگا؟

ان تمام سوالات کے جوابات حدیث مبارکہ سے مطلوب ہیں کیونکہ تقلید تمہارے نزدیک شرک ہے۔